کہانی جنگل کی

ڈاکٹر محبوب حسن

راج کمپلیکس، چھتو پور، بی ایچ یو، وارانسی (یوپی)

بہت پرانی بات ہے۔کسی ملک میں ایک گھنا جنگل تھا۔اس جنگل کے سبھی جانور آپس میں مل جل کر رہتے تھے۔ ہاتھی، شیر، بھالو، خرگوش، مرغا، بلی، مور، چوہا، بندر، لومڑی، سانپ سب کو ایک دوسرے سے محبت تھی۔ مرغا روزانہ سورج نکلنے سے پہلے اپنی ککڑوکوں، ککڑوکوں کی صداؤں سے سب کو جگا دیتا۔ اس کی بانگ سن کر سبھی جانور جنگل کی سیر کرنے نکل پڑتے تھے۔صبح صبح وہ ہری گھاس چرتے اور جھرنے کا میٹھا میٹھا پانی پیتے۔ہاتھی درختوں کی شاخوں کو اپنی مضبوط سونڈ سے توڑ کر منھ میں ڈال لیتا تھا۔چوہا آس پاس کے کھیتوں میں گھس جاتا اور کسانوں کے اناج سے اپنا پیٹ بھر لیتا۔ پرندوں کی خوش نما آوازوں، صبح بہنے والی ٹھنڈی ہواؤں اور رنگ برنگے پھولوں کی خوشبو سے جنگل کا سارا ماحول سہانا ہو جاتا۔

جنگل میں شینخو نام کا ایک خرگوش تھا۔اسے اپنی خوبصورتی پر بہت ناز تھا۔اسی غرور میں وہ اکثر دوسرے جانوروں کو چڑاتا تھا۔آم کے ایک بڑے درخت کے پاس بھولا نامی چوہا رہتا تھا۔وہ جب بھی اپنے بل سے نکلتا، شینخو اس کے پیچھے پڑ جاتا۔وہ اسے کلو کلو کہہ کر پریشان کرتا تھا۔بھولا کو اس کی یہ حرکت بالکل پسند نہ آتی۔ایک شام جب بھولا زمین پر گرا پکا آم کھا رہا تھا، شینخو اسے دیکھتے ہی کہنے لگا:

''ارے او کالے چوہے!! دیکھو میرے جسم پر کتنے خوبصورت اور سفید بال ہیں۔ذرا چھو کر دیکھو میرا جسم کس قدر نازک اور ملائم ہے۔میں تیز رفتار سے دوڑ بھی سکتا ہوں۔لوگ پیار سے میرے ساتھ کھیلتے ہیں۔کبھی تم نے خود کو آئینے میں دیکھا ہے؟ تمہارا رنگ کتنا گندا ہے! تم اتنے معمولی اور اوپر سے یہ لمبی پونچھ۔توبہ توبہ! تم کتنے خراب اور بھدے لگتے ہو! کیا تمھیں شرم نہیں آتی!!''

شینخو کی باتیں سن کر بے چارہ بھولا دل ہی دل میں بہت اداس ہو جاتا۔اسے خرگوش کی باتوں سے بہت دکھ پہنچتا، لیکن وہ صبر سے کام لیتا۔بھولا کو غمگین اور اداس دیکھ کر شینخو کو بے انتہا خوشی ہوتی۔اسے اپنی حرکتوں پر کبھی شرمندگی نہیں ہوتی بلکہ وہ ٹھہاکے لگا کر ہنستا۔دھیرے دھیرے شینخو کی بداخلاقی کی خبر جنگل

میں ہر طرف پھیل گئی۔ شینخو کی شرارتیں سبھی کو نا گوار گزریں۔ ایک دن جنگل کے جانور شینخو کو سمجھانے کے لیے ایک جگہ جمع ہوئے۔

جب شینخو کو اس بات کی بھنک لگی تو وہ جھٹ سے بغل کی جھاڑی میں چھپ گیا، لیکن لومڑی نے اپنی چالاکی سے شینخو کو ڈھونڈ نکالا۔ اتنے سارے جانوروں کو اکٹھا دیکھ کر شینخو کے اوپر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ سب سے پہلے شیر نہایت غصے بھرے انداز میں بولا ''اے شرارتی خرگوش! مجھے خبر ملی ہے کہ تم بھولا کو

تمھیں نرم و نازک جسم سے نوازا ہے، لیکن تمہاری یہ بری عادت خدا کی شان کے خلاف ہے۔''

تبھی اچانک پیپل کے پیڑ سے ایک عمر دراز بندر نیچے زمین پر دھم سے کودا۔ وہ شینخو کو سمجھاتے ہوئے بولا ''دیکھو میاں! یہ دنیا ایک دوسرے کی مدد سے چلتی ہے۔ ہمیں دوسروں کی توہین نہیں کرنی چاہیے۔ اپنی بد اخلاقی سے کسی کا دل نہیں دکھانا چاہیے۔ ہمیں امید ہے کہ تم اب بھولا کو تنگ نہیں کروگے۔''

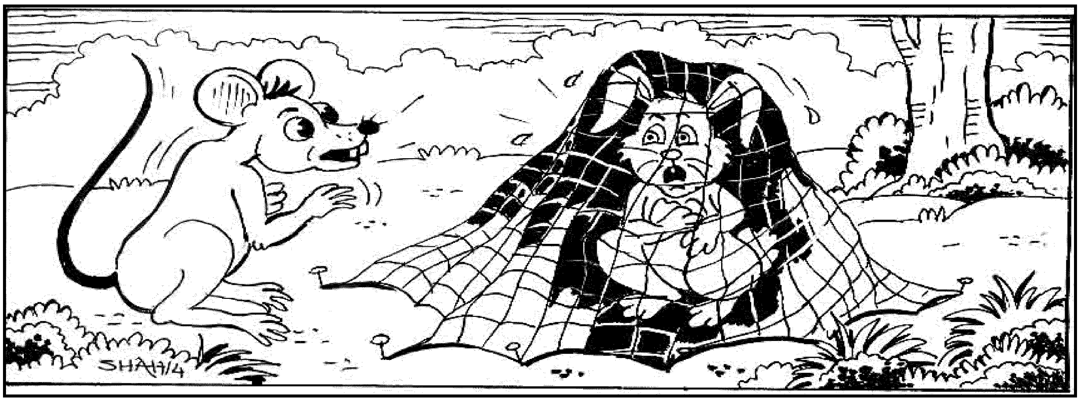

بہت چڑاتے ہو۔ اس کی جسمانی کمزوریوں کا مذاق اڑاتے ہو۔ یاد رکھو! آئندہ ایسی حرکت کبھی نہ کرنا''

شیر کے خاموش ہوتے ہی ہاتھی نے اپنا بڑا سا کان ہلاتے ہوئے خرگوش سے کہا ''میری بات غور سے سنو کمبخت!! ہم سبھی کا جسم خدا نے بنایا ہے۔ اس میں ہمارا کوئی اختیار نہیں۔ ہمیں خدا کی مخلوقات کا احترام کرنا چاہیے۔ کسی کو کمزور سمجھ کر اس کا مذاق اڑانا گناہ ہے۔ بلاشبہ خدا نے تمہیں خوبصورتی دی ہے اور

شینخو سبھی کی باتوں کو غور سے سن رہا تھا۔ جب مجمع خاموش ہوا تو وہ یکا یک خیں! خیں کی آوازوں میں ہنستے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ شینخو کا یہ انداز جانوروں کو قطعی اچھا نہیں لگا۔ تھوڑی دیر بعد سبھی اپنے اپنے ٹھکانے کی جانب نکل پڑے۔ وقت تیزی سے گزر رہا تھا۔ ایک روز جنگل میں ایک شکاری آیا۔ جنگلی جانور روزانہ کی طرح اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ شینخو بھی مستی بھرے انداز میں یہاں

وہاں قلانچے بھر رہا تھا۔تبھی اچانک شینخو پر اس شکاری کی نظر پڑ گئی۔اسے دیکھتے ہی شکاری کے دل میں لالچ پیدا ہو گیا۔شینخو کو پکڑنے کے لیے اس نے جال بچھا دیا۔

شکاری بھاگ دوڑ سے بہت تھک گیا تھا۔پیڑ کے نیچے آرام کرتے ہی اسے گہری نیند آ گئی۔وہ خراٹے مارتے ہوئے سو رہا تھا۔اسی دوران شینخو اپنی شرارتوں کی وجہ سے شکاری کے جال میں پھنس گیا۔خود کو اس مصیبت میں پھنسا دیکھ کر وہ بری طرح پریشان ہو اٹھا۔شینخو گھبراہٹ سے جال میں چاروں طرف کودنے پھاندنے لگا،لیکن شینخو کے پاس اس مصیبت سے چھٹکارہ پانے کا کوئی چارہ نہ تھا۔خوش قسمتی سے بھولا کی نظر جال میں پھنسے شینخو پر پڑ گئی۔وہ دبے پاؤں چپکے سے جال کے پاس آیا اور خرگوش سے کہا ''ارے شینخو! یہ کیسے ہوا؟ تم تو بہت مشکل میں پھنس گئے ہو! حوصلہ رکھو۔میں کچھ کرتا ہوں۔''

بھولا کی باتیں سنتے ہی شینخو بہت شرمندہ ہوا۔اسے اپنی ساری شرارتیں یاد آ گئیں۔دیکھتے ہی دیکھتے بھولا نے اپنے تیز تیز دانتوں سے شکاری کا جال کُتر ڈالا۔جال کٹتے ہی شینخو آزاد ہو گیا۔اس کی آنکھوں سے خوشی کے آنسو چھلک پڑے۔شینخو بھولا کو اپنی پیٹھ پر بٹھا کر تیزی سے جنگل کی دوسری جانب نکل پڑا۔اپنی غلط حرکتوں کے لیے شینخو نے جنگل کے سبھی جانوروں سے معافی مانگی۔ساتھ ہی آئندہ کسی کے ساتھ بھی بداخلاقی سے پیش نہ آنے کی قسم کھائی۔اس واقعہ کے بعد بھولا اور شینخو گہرے دوست بن گئے۔

OO

نمازوں کا چھوڑنا

● فجر کی نماز ترک کرنے والے کے چہرے سے نور ختم ہو جاتا ہے۔● ظہر کی نماز چھوڑنے والے کے رزق سے برکت ختم ہو جاتی ہے۔● عصر کی نماز ترک کرنے والے جسم سے قوت ختم ہو جاتی ہے۔● مغرب کی نماز ترک کرنے والے کی اولاد سے کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔● عشاء کی نماز ترک کرنے والے کی آنکھوں سے نیند ختم ہو جاتی ہے۔

مرسلہ: کے۔انیس اظہر، تمل ناڈو

اقوال زرّیں

● سب سے بڑا گناہ وہ ہے جو کرنے والی کی نظر میں چھوٹا ہو۔● اس وقت سے بچو جب والدین اولاد کی بد دعا کے لیے منہ کھولتے ہیں۔● سب بعض اچھے انسان بھی غصّے کی حالت میں احمق لگتے ہیں۔● جوش ایک ایسا ہتھیار ہے جس کی پہلی ضرب خود کو لگتی ہے۔● انسان جتنی محنت خامی چھپانے میں کرتا ہے اتنی دیر میں خامی دور کی جا سکتی ہے۔

مرسلہ: علقمہ فاطمہ، ڈیری آن سون